ابوسفیان تائب

نظم

مسجدیں اللہ کے گھر ہیں اور جنت کی زمیں
دل لگا مسجد سے ہو جائے گا جنت کا مکیں

پڑھ کے قرآں، کر رکوع، پھر رکھ دے سجدہ میں جبیں
مانگ داتا سے! سوا رب کے کوئی داتا نہیں

دعوت و تعلیم کے اور ذکر کے حلقے بھی ہوں
جذبۂ خدمت اگر نہ ہو خدا ملتا نہیں

رب کے ہیں محتاج سب مخلوق سے ہوتا نہیں
کرتا ہے رب بے سبب دل میں اتر جائے یقیں

ذکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ رہے وردِ زباں
رب سے ہوتا ہے یہی بن جائے میرا بھی یقیں

پیرجی کے ذکر کے حلقے بھی پُر انوار ہیں
آملو سب ذکر میں اب ہیں ملائک ہم نشیں

دین کا خادم ہے، ہر خادم ہے جو احرار کا
راہِ حق میں جان ہو قربان ہے فتحِ مبیں

دعوت و تبلیغ اور احرار باہم ! ہم مزاج
ہیں عطاء اللہؒ و یوسفؒ دہلویؒ جنت نشیں

خانقاہِ رائے پور کے رازداں ہیں پیر جی☆
راہِ جنت کے وہ رہبر ہیں، سبھی کے دل نشیں

اولیاء اللہ ، فقیہہ و سر زمینِ مولتاں
دین و دانش کے لیے ہیں رہنمائے بہتریں

دنیا بھر کی مسجدیں اب رات دن آباد ہوں
مسجدِ دارِ بنی ہاشم ہدایت کی بنے نورِ مبیں

بن کے تائبؔ خود بھی آ مسجد میں اوروں کو بھی لا
رحمتِ حق سے نہ سب محروم رہ جائیں کہیں

(☆ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ)

سید کاشف گیلانی

ظالم کے آگے سر کو جھکاتے نہیں جری

آساں اگر یہ مرحلہ ہوتا قبول کا
جاں کربلا میں دیتا نہ بیٹا بتول کا

ظالم کے آگے سر کو جھکاتے نہیں جری
کیسے یہ جرم کرتا نواسۂ رسول کا

دنیا کو جس کے گھر سے ملی علم کی ضیاء
اپناتا کس طرح وہ طریقہ جھول کا

خونِ علی نے حق کو بہارِ دوام دی
دیکھو کمال گلشن احمد کے پھول کا

طاقت سے اختیار پہ قبضہ بجا نہیں
کوئی اصول چاہیے اس کے حصول کا

واللہ آسمان سے آجاتا ہے عذاب
ہرگز دُکھاؤ دل نہ کسی بھی ملول کا

بے خوف ہو کے ہم نے غلط کو غلط کہا
کاشفؔ نہ چھوڑ ہاتھ سے دامن اصول کا